زکوۃ کا تصور اسلام اور دیگر الہامی مذاہب میں

*ڈاکٹر ناہید آرائیں

Abstract

Islam is a religion that gives the message of love and peace. It wants its followers to live in peace and harmony in the world along with people of other religions and assist each other in making the world a better place. It is this motto of making the world a better place and helping others that Islam emphasizes on charity.

In Islam, Zakat is the fourth pillar. Zakat refers to purification in general and purification of wealth in particular, therefore, those Muslims who have wealth over a certain ratio, they are liable to pay Zakat on it and give it to those who are less fortunate and don't have sufficient means to live their life in a standard way.

Besides the fact that Zakat is an obligation and fulfillment of it leads to a Muslim getting reward from Allah Almighty and intentional swerving from it leads to a Muslim receiving punishment from Him, there are other reasons which one can find pertaining to the importance of Zakat.

1.Helps in Building The Society.
2.Circulation of Money.
3. Develops a Sense of Sacrificing.

***KEY WORDS**: Zakat,Message of Love, Peace, Pillar, Religions*

*Associate Professor, Comparative Religion & Islamic Culture, University of Sindh, Jamshoro

اسلام میں زکوٰۃ کا تصور

زکوٰۃ اسلام کے اقتصادی نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ زکوٰۃ کے حکم کے پیچھے یہ فلسفہ کارفرما ہے کہ اسلامی حکومت پورے معاشرے کو ایسا اقتصادی و معاشی نظام، طرز زندگی اور سماجی ڈھانچہ مہیا کرے جس سے حرام کمائی کے راستے مسدود ہوجائیں اوررزق حلال کے دروازے کھلتے چلے جائیں۔ اس لئے شریعت مطہرہ نے ہرصاحب مال پر یہ فریضہ عائد کیا کہ وہ سالانہ بنیادوں پر اپنے جمع شدہ اموال پر اڑھائی فی صد کے حساب سے مال نکال کر اجتماعی طور پر حکومت کے بیت المال میں جمع کروائے تاکہ وہ اسے معاشرے کے نادہندہ اور محتاج افراد کی ضروریات پوری کرنے پر صرف کرسکے۔ اس شرح سے اگر سب اہل ثروت اور متمول افراد اپنے سال بھر کے اندوختہ وزرومال سے اپنا اپنا حصہ نکالتے رہیں تواس طرح نہ صرف ان کی کمائی حلال اوران کامال ومتاع آلائشوں سے پاک وصاف ہوجائے گا بلکہ معاشرے میں پائی جانے والی معاشی ناہمواریاں بھی ازخوددور ہوتی رہیں گی۔ اگریہ سوچ افراد معاشرہ کے قلوب واذہان میں جاگزیں ہوجائے توپوری زندگی میں حلال وحرام کی حدیں متعین ہوجائیں گی اوراجتماعی حیات کے احوال ومعاملات سنورجائیں گے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ نظام صلوٰۃ اور نظام زکوٰۃ کا قیام اسلام کے بنیادی مقاصدمیں سے ہے۔ ایک سے انسان کی روحانی ضرورتوں کی تکمیل ہوتی ہے تو دوسرے سے اس کی مادی ضرورتوں کی کفالت کی ضمانت میسر آتی ہے۔ ایک اسلامی معاشرہ افراد کی روحانی اور مادی تقاضوں کی تکمیل کے بعد ہی جنم لیتا ہے جس کے نتیجے میں نیکیوں اور اچھائیوں کو فروغ ملتاہے اوراس کے اندر پائی جانے والی برائیوں کا قلع قمع ہوجاتاہے۔

اسلام محض مسجدومنبرتک محدودنہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دینِ اسلام فقط روحانیات،طریقت تصوف،محاسبہ نفس پربحث نہیں کرتا بلکہ اس کے نزدیک دین ودنیا لازم وملزوم ہیں۔ دنیا اس انسان کیلئے ایک امتحان گاہ ہے جہاں وہ ایک طرف اپنے مادی ضروریات زندگی کے لوازمات کو اسلام کے قواعد وضوابط کومد نظر رکھ کر بسر کرے اوراللہ اوراس کے رسولﷺ کی رضاکے حصول کواپنی زندگی کا شعار اور مرکز ومحوربنائے۔ دوسری طرف اسلام نے انسان کواللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے ہوئے فرائض منصبی کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ معاشرے میں گزربسرکیلئے معاشی وسائل اورمصارف کوبھی موضوع بحث بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے دولت کو صرف معاشرے کے ایک متّمول اور جاگیردار طبقہ کے ہاتھ میں مرتکز کرنے سے منع فرمایا ہے۔دولت کو اس کے مستحقین تک پہنچانے کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ۔ [1]

"یہ نظامِ تقسیم اس لیے ہے (تاکہ) سارا مال صرف (تمہارے مالداروں کے درمیان ہی نہ گردش کرتا رہے"

امراء اور سرمایہ دار سانپ بن کراس خزانہ پر قبضہ نہ جمائے رہیں۔ دولت کا چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ جانے سے معاشرے کے استحکام، ترقی، خوشحالی اور معاشی صورتحال کو شدید نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارتکاز دولت کی اس منفی سوچ و رویہ کا قلع قمع کرنے کیلئے زکوۃ، صدقات، خیرات اور تحائف جیسے جائز امور عطا فرمائے۔ اگر ہم اپنا مال و دولت اور نقد و زر کو اسلام کے ان جائز ذرائع کے ذریعے استعمال کریں گے تو دولت معاشرے کے بااثر افراد کے شکنجے سے نکل جائے گی اوربلا تفریق اس کےاثرات ہرخاص وعام تک پہنچیں گے۔ زکوۃ کی ادائیگی کےبدولت معاشرے کے لاچار اورمفلس لوگوں کیلئے ترقیاتی اوررفاہی کاموں کے نیٹ ورک قائم ہوں گے۔ زکوۃ معاشرے کے قبیح اور رذیل ذرائع کے خلاف ایک موثر ترین ہتھیار ہے۔

زکوۃ میں نیکی کے پہلو

زکوۃ میں نیکی اور افادیت کے تین پہلو ہیں:

ا۔ ایک یہ کہ مومن بندہ جس طرح نماز کے قیام اور رکوع وسجود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کےحضور میں اپنی بندگی اورتذلل ونیازمندی کا مظاہرہ جسم وجان اورزبان سے کرتاہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ورحمت اوراس کاقرب اس کوحاصل ہو، اسی طرح زکوۃ ادا کرکے وہ اس کی بارگاہ میں اپنی مالی نذر اسی غرض سے پیش کرتاہے اوراس بات کا عملی ثبوت دیتاہے کہ اس کے پاس جوکچھ ہے وہ اسے اپنا نہیں بلکہ خدا کا سمجھتا اوریقین کرتاہے، اوراس کی رضا وقرب حاصل کرنے کے لیے اس کو قربان کرتا اورنذرانہ پیش کرتاہے، زکوۃ کاشمار" عبادات "میں اسی پہلو سے ہے،دین وشریعت کی خاص اصطلاح میں "عبادات "بندے کے انہ اعمال کوکہاجاتاہے جن کاخاص مقصد وموضوع اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنی عبدیت اور بندگی کے تعلق کو ظاہر کرنا اوراس کے ذریعہ اس کارحم وکرم اوراس کاقرب ڈھونڈھناہو۔

۲۔ دوسرا پہلوزکٰوۃ میں یہ ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ کے ضرورت مند اور پریشان حال بندوں کی خدمت واعانت ہوتی ہے، اس پہلو سے زکوۃ اخلاقیات کا نہایت ہی اہم باب ہے۔

۳۔ تیسرا پہلو اس میں افادیت کا یہ ہے کہ حبِّ مال اور دولت پرستی جو ایک ایمان کش اور نہایت مہلک روحانی بیماری ہے، زکٰوۃ اس کا علاج اور اس کے گندے اور زہریلے اثرات سے نفس کی تطہیر اور تزکیہ کا ذریعہ ہے، اسی بناء پر قران مجید میں ایک جگہ فرمایا گیا ہے

خُذۡ مِنۡ أَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيهِم بِهَا۔ [۲]

"اے نبی !آپ مسلمانوں کے اموال میں سے صدقہ(زکوۃ)وصول کیجئے جس کے ذریعہ ان کے قلوب کی تطہیر اور ان کے نفوس کا تزکیہ ہو"

دوسری جگہ فرمایاگیاہے:

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى۔ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى۔ [۳]

"اوراس آتشِ دوزخ سے وہ نہایت متقی بندہ دور رکھا جائے گا جو اپنا مال راہِ خدا میں اس لیے دیتا ہو کہ اس کی روح اور اس کے دل کو پاکیزگی حاصل ہو"

اور زکٰوۃ کا نام غالباً اسی پہلو سے زکٰوۃ رکھا گیا ہے کیونکہ زکٰوۃ کے اصل معنی ہی پاکیزگی کے ہیں۔

نظام زکوۃ

نظامِ زکٰوۃسے متعلق کچھ اصولی ہدایات تو قرآن کریم کی مختلف آیات میں موجود ہیں، باقی سب تفصیلات بوحی الٰہی وتعلیمات ربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں، اور انھیں کے مطابق نظام زکٰوۃ جاری فرمایا، کیونکہ قرآن کریم نے واضح الفاظ میں کلی طور پر یہ بتلادیا ہے کہ احکام دین کے معاملہ میں جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ سب بذریعہ وحی فرماتے ہیں، آیت کریمہ ''وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوَى''[۴] کا یہی مطلب ہے ،شریعت اسلامیہ کے پیشتر احکام میں یہی طریقہ رہا ہے، کہ اصولی ہدایات قرآن شریف میں صراحتاً آئیں، اور باقی تفصیلات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کی گئیں، وہ تفصیلات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے نہیں بلکہ بذریعہ وحی، حق تعالی کی طرف سے حاصل کرکے بیان فرمائیں، اس اعتبار سے حدیث رسول کو قرآن شریف کی تفسیر و شرح کہاجاتاہے۔

زکوۃ حکومت کا ٹیکس نہیں بلکہ عبادت ہے

قرآن کریم نے آیت مذکورہ ''خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ'' کے بعد جو ''صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا'' ارشادفرمایااس میں یہ اشارہ ملتاہے کہ زکوۃوصدقات کوئی حکومت کا ٹیکس نہیں جوعام حکومتیں نظام حکومت چلانے کے لیے وصول کرتی ہیں، بلکہ اس کا مقصدخوداصحاب اموال کو گناہوں سے پاک صاف کرنا ہے۔

نیززکوٰۃ وصدقات وصول کرنے سےدو فائدے ہوتے ہیں، ایک توخودصاحب مال کاہے کہ اس کے ذریعہ وہ گناہوں سے اورمال کی حرص ومحبت سے پیداہونےوالی اخلاقی بیماریوں کے جراثیم سے پاک صاف ہوجاتاہے،دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ قوم کےان ضعیف عناصر کی پرورش ہوتی ہے جو خود اپنی ضروریات مہیا کرنے سے مجبور یا قاصر ہیں، جیسے یتیم بچے، بیوہ عورتیں، اپاہج معذور مردو عورتیں اور عام فقراء و مساکین وغیرہ ،لیکن قرآن کریم نے لفظ تطہرہم بہا، صرف پہلا فائدہ بیان کرنے پر اختصار کرکے اس طرف بھی اشارہ کردیا کہ زکوۃ و صدقات کا اصل مقصد پہلا ہی فائدہ ہے، دوسرا فائدہ اس سے ضمنی طور پر حاصل ہوجاتاہے، اسی لیے اگر بالفرض کسی جگہ یا کسی وقت کوئی یتیم ،بیوہ، فقیر، مسکین موجود نہ ہو، جب بھی اصحاب اموال سے زکوۃ کا حکم ساقط نہیں ہوگا، اس مضمون کی تائید پچھلی امتوں کے طریقۂ ادائیگیٔ زکوٰۃ وصدقات سے پوری طرح ہوجاتی ہے،کیونکہ احادیث کی صراحت کے مطابق پچھلی امتوں میں جومال اللہ کے لیے نکالا جاتا تھا اس کااستعمال کسی کے لیے جائز نہیں تھا بلکہ اس وقت دستور یہ تھاکہ اس کوکسی علیحدہ جگہ پر رکھ دیا جاتا تھا، اور آسمانی بجلی آکر اس کو جلا دیتی تھی،اور یہ ہی علامت اس مال وصدقہ کے قبول ہونے کی تھی،اوراگرآسمانی آگ نہ آتی تو صدقہ کے غیر مقبول ہونا سمجھا جاتا تھا، پھر اس منحوس مال کو کوئی ہاتھ نہیں لگاتا تھا،(۵)اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ زکوٰۃ وصدقات کی اصل مشروعیت کسی کی حاجت روائی کے لیے نہیں کی گئی بلکہ وہ تو ایک مالی حق اور عبادت ہے، جیسے نماز روزہ جسمانی عبادات ہیں ایسے ہی زکوۃ مالی عبادت ہے، اور اس کو عبادت سمجھ کر ہی ادا کرنا چاہئے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر عذاب

قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ۔ (۶)

"یعنی جو لوگ سونا چاندی جمع کرکرکے رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے) یعنی زکوۃ نہیں نکالتے (آپؐ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر سنادیجئے، جو کہ اس روز واقع ہوگی جب کہ اس سونے چاندی کو دوزخ کی آگ میں پہلے تپایا جائے گا پھر اس سونے چاندی سے ان لوگوں کی پیشانیوں، ان کی کروٹوں اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائے گا) اور یہ جتلایا جائے گا (کہ یہ وہی) مال ہے جس کو تم نےاپنے واسطے جمع کرکے رکھا، پس اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو"

ان آیات میں ان لوگوں کا انجام بیان فرمایا جو روپیہ پیسہ جمع کررہے ہیں، لیکن اس پر اللہ تعالیٰ نے جو فرائض مقرر کئے ہیں ان کوٹھیک سے ادانہیں کرتے،نیزصرف اسی آیت میں نہیں بلکہ قرآن پاک کی مختلف آیات میں زکوۃ ادانہ کرنے والوں کے بارے میں مختلف وعیدیں بیان کی گئی ہیں،اورجس طرح قرآن پاک میں وعیدیں آئیں ہیں ایسے ہی بے شمار احادیث میں بھی زکوۃ ادا نہ کرنے پر وعیدیں آئیں ہیں، چنانچہ بخاری شریف کی روایت ہے کہ:

مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ - يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ - ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ۔ (۷)

"یعنی اللہ تعالیٰ نے جس کو مال دیا اور اس نے زکوۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کے مال کو بڑا زہریلا گنجا سانپ بنادیا جائے گا اور اس کی گردن میں لپیٹ دیا جائے گا، پھر اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہے گا کہ میں ہی تیرا مال ہوں اور میں ہی تیرا خزانہ ہوں"

ایک جگہ اورارشاد فرمایا گیا:

مَا مَنَعَقَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللهُ بِالسِّنِينَ۔ (۸)

"یعنی جو قوم زکوۃ نہیں نکالتی اللہ تعالیٰ اسے قحط سالی یعنی ضروریات زندگی کی گرانی میں مبتلا کردیتے ہیں"

لہٰذا اس طرح کی وعیدوں کے پیش نظر تمام مسلمانوں کوچاہئے خاص کر جن لوگوں پر زکوۃ فرض ہے کہ وہ زکوۃ اداکرنے میں کوتاہی نہ کریں،اوراس دینی فریضہ کو فریضہ و عبادت سمجھ کر ہی ادا کریں۔

دیگر الہامی مذاہب میں زکٰوۃ کا تصور

زکٰوۃ کی اس غیر معمولی اہمیت اور افادیت کی وجہ سے اس کا حکم پچھلے پیغمبروں کی شریعتوں میں بھی نماز کے ساتھ ہی ساتھ برابر رہا ہے،سورۂ انبیاء میں حضرت ابراہیم اور ان کے صاحبزادے حضرت اسحٰق اور پھر ان کے صاحبزادے حضرت یعقوب علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے:

وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ۔ (۹)

"اورہم نے ان کوحکم بھیجانیکیوں کےکرنے کا (خاص کر) نماز قائم کرنے اورزکوۃ دینے کااوروہ ہمارے عبادت گزار بندے تھے"

اور سورۂ مریم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ۔ (۱۰)

"اور وہ اپنے گھروالوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے تھے"

اور اسرائیلی سلسلے کے آخری پیغمبر حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کے متعلق ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے فرمایا:

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا۔ (۱۱)

"میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور نبی بنایا ہے اور جہاں کہیں میں ہوں مجھے اس نے بابرکت بنایا ہے اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے نماز اور زکوۃ کی وصیت فرمائی ہے"

سورۂ بقرہ میں جہاں بنی اسرائیل کے ایمانی میثاق اور ان بنیادی احکام کا ذکر کیا گیا ہے جن کی ادائیگی کا ان سے عہد لیا گیا تھا ان میں ایک حکم یہ بھی بیان کیا گیا ہے:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ۔ (۱۲)

"اور نماز قائم کرتے رہنا اور زکوۃ ادا کیا کرنا " اسی طرح جہاں سورہ مائدہ میں بنی اسرائیل کے اس عہد ومیثاق کا ذکر کیا گیا ہے، وہاں بھی فرمایا گیا ہے:

وَقَالَ اللّٰهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي۔ (۱۳)

"اوراللہ نے فرمایا میں (اپنی مدد کے ساتھ) تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نماز قائم کرتے رہے اور زکوۃ دیتے رہے اور میرے رسولوں پر ایمان لاتے رہے"

قرآن مجید کی ان آیات سے ظاہر ہے کہ نمازاورزکٰوۃ ہمیشہ سے آسمانی شریعتوں کے خاص ارکان اورشعائر رہے ہیں، ہاں ان کے حدود اور تفصیلی احکام وتعینات میں فرق رہا ہے۔

یہودی روایات بھی اپنے پیروکاروں کو غریب اور ناداروں کی مدد کا پابند کرتی ہے۔یہودیت میں اس ذمہ داری کو "صداقہ "کہاجاتاہے جو کہ عبرانی زبان کے لفظ (Tzedek)سے بنا ہے،عبرانی زبان میں اس کے معنی راستبازی اور عدل و انصاف کے ہیں۔

صداقہ کی شرائط

یہودیت میں صداقہ کے لیے کچھ شرائط مقرر ہیں جن میں چند کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

مقدار

اسلام میں زکٰوۃ کی واجب مقدار اڑھائی فیصد یعنی چالیسواں ہے، جبکہ" جینیسس" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیت میں صداقہ کی کم سے کم مقداردسواں حصہ ہے۔اس میں لکھا ہے کہ:

''Let this stone that I have set up as a pillar become a temple to God. Of all that You give me, I will tithe a tenth to You'' (14)

جبکہ زیادہ سے زیادہ اس کی مقدار پانچواں حصہ ہے،تالمود میں لکھا ہے کہ:

"It was ordained at Usha that if a man wishes to [give to charity] liberally he should not spend more than a fifth" (15)

البتہ مالداروں کے لیے اس کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے وہ جتنا چاہیں خرچ کر سکتے ہیں۔

تقسیم

صداقہ کی تقسیم درجِ ذیل طریقے سے ہوتی ہے:

۱۔قیدیوں میں۔
۲۔قریبی رشتہ داروں میں۔
۳۔غریبوں اور مذہبی تعلیم سکھانے والے اداروں میں۔
۴۔ذاتی مذہبی ضروریات میں سرمایہ کاری ۔

خیراتی ترجیحات

۱۔کسی مستحق کو کام فراہم کرنا۔
۲۔اس کے ساتھ پارٹنر شپ قائم کرنا۔
۳۔ضرورت کے وقت ا س کو سود سے پاک قرضہ دینا۔
۴۔کسی ضرورت مند کو ضرورت کے وقت عطیہ دینا۔

کس طرح دیا جائے:

۱۔بغیر احسان جتائے۔

"Thou shalt surely give him, and thy heart shall not be grieved when thou gives unto him" (16)

۲۔خاموشی سے۔

"On seeing someone giving charity publicly Rabbi Yannai said "It would have been better had you not given him anything, because your giving shamed him" (17)

اس سے حاصل ہونے والا انعام

۱۔گناہوں کا کفارہ

"Just like teshuvah atones for Israel, giving charity atones for all of the world" (18)

۲۔لمبی زندگی۔

"But charity (righteousness) delivers one from death" (19)

۳۔مصیبت ٹالتاہے۔

"Prayer, repentance, and charity avert the evil decree" (20)

حوالہ جات

۱۔ القرآن، ۵۹: ۷
۲۔ القرآن، ۹: ۱۰۳
۳۔ القرآن، ۹۲: ۱۷
۴۔ القرآن، ۵۳: ۳
۵۔ محمد بن جریر أبو جعفر الطبري، تفسیر طبری، ج۷، ص۴۴۹
۶۔ القرآن، ۹: ۳۴
۷۔ اسماعیل، محمد بن، صحیح البخاري، باب اثم مانع الزکاۃ، ج۲، ص۱۰۶
۸۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، أبو الحسن نور الدين علي الهيثمي، باب فرض الزکاۃ، ج۳، ص۶۵
۹۔ القرآن، ۲۱: ۷۳
۱۰۔ القرآن، ۱۹: ۵۵
۱۱۔ القرآن، ۱۹: ۳۰
۱۲۔ القرآن، ۲: ۸۳
۱۳۔ القرآن، ۱۲:۵

14. Genesis (28:22)
15. Talmud Ketubot 50a
16. Deuteronomy 15:10
17. Talmud Chagigah 5a
18. Bava Basra 10b
19. Proverbs 10:2
20. Ta’anit 2:1, 65b